تبصرہ

دفتر دیوانی ومال وملکی سرکار عالی تقطیع کلاں، ضخامت ۲۸۱ صفحات۔ کاغذ نفیس آرٹ پیپر قیمت عہ۔ ملنے کا پتہ :- دفتر مذکور حیدرآباد دکن۔

ریاست حیدرآباد دکن کا دفتر دیوانی اس اعتبار سے نہایت اہم ہے کہ وہ مختلف مالی وملکی شعبوں کو حاوی ہے بلکہ پہلے تو تمام کاروبار ریاست کا انصرام دفاتر دیوانی ومال ہی سے ہوتا تھا، نواب سرسالار جنگ مختار الملک بہادر نے اپنے عہد وزارت میں جدید نظم ونسق کی بنیاد ڈالی اور مختلف محکمے اس سے الگ کردیے لیکن پھر بھی عطائے جاگیر وانعام واجرائے اسناد وتصدیق اسناد ومعاش وغیرہ کا تعلق بدستور باقی رہا، اس اہمیت کے باوجود ایک زمانہ سے دفاتر کا انتظام نہایت ناقابلِ اطمینان ہوگیا تھا، اس لیے ان کو بھی سرکاری نگرانی میں لے لیا گیا، اور چند اور شعبے مثلاً دفتر استیفا رمال اور دار الانشار وغیرہ بھی اُنہی میں ضم کردیے گیے۔ ان دفاتر کی عظیم الشان خصوصیت یہ ہے کہ ان میں وہ بیش بہا بلکہ بے بہا نایاب تاریخی خزانہ موجود ہے جو قدامت ونوعیت کے لحاظ سے بے نظیر ہے اور جس سے نہ صرف مملکت آصفیہ یا دکن کی بلکہ تمام ہندوستان کی تاریخ کے لیے بھی بالکل صحیح قابل اعتماد، اور نہایت وافر مواد مہیا ہوسکتا ہے، اور صرف یہی نہیں بلکہ تحقیقات کا ذوق رکھنے والے اصحاب کے افادہ کے لیے ایسی کتابیں بھی فراہم کرلی گئی ہیں جن سے نہ صرف یہ کہ کاغذات کی ترتیب وتہذیب میں مدد ملیگی بلکہ حوالوں وغیرہ کے تعین میں بھی سہولت ہوگی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اب تک ہندوستان کی تاریخ، دفتری اصطلاحات اور فارسی لغات کی منتخب قلمی اور مطبوعہ کتابیں جمع ہوچکی ہیں جن میں بعض ایسی نایاب ہیں کہ دنیا کے کسی کتب خانہ میں اُن کا موجود ہونا ثابت نہیں ہے۔

بڑی مسرت کی بات ہے کہ ان کتابوں کی مفصل فہرست مرتب کی جا رہی ہے جو عنقریب شائع ہوگی اور ان کے علاوہ مختلف اقسام کے کاغذات کی جلدیں بھی زیر ترتیب ہیں ان کاغذات کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ یہ صدہا عنوانات پر منقسم ہونگے۔

زیر تبصرہ کتاب میں انہی کاغذات میں سے چند ایک کے فوٹو عمدہ آرٹ پیپر پر شائع کیے گئے ہیں جو اعلیٰ حضرت بندگانِ عالی متعالی مدظلہ العالی کے دور سے لے کر شاہجہاں بادشاہ کے عہد تک کے مختلف العنوان احکام، نامجات، اور فرامین وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ دفتر کا یہ کارنامہ بے شبہ علمی و تاریخی اعتبار سے حد درجہ قابلِ قدر ہے، اور ہمیں اُمید ہے کہ وہ جلد اپنے وعدوں کی تکمیل کر کے ارباب علم و تحقیق کو زیادہ سے زیادہ ممنون کریگا۔

تاریخ جنوبی ہند از جناب محمود خاں صاحب محمود۔ ضخامت ۲۰۴۔ کتابت طباعت اور کاغذ بہتر قیمت ۳ؔ، علاوہ محصول ڈاک۔ پتہ:۔ مولوی محمد اسحاق پبلشر و مالک مسلم بک ڈپو نیو مارکیٹ بنگلور سٹی۔

ہندوستان کے مورخین نے شمالی ہندوستان کی تاریخ جس شرح و بسط سے لکھی ہے جنوبی ہند کی تاریخ پر اُنہوں نے کچھ زیادہ توجہ نہیں کی، غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ سلطان محمود غازیؒ کے بعد سے مغلیہ عہد سلطنت تک جو اسلامی حکومتیں ہندستان میں قائم ہوئیں اُن کی سیاسی معرکہ آرائیوں کا رُخ شمالی ہند کی طرف ہی رہا لیکن مسلمانوں کے ہندوستان میں سب سے پہلے قدم جنوبی سمت میں ہی میں آئے حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے عہدہائے مبارک میں یہاں برابر سرکاری حیثیت سے مسلمانوں کے وفد آتے رہے۔ یہاں تک کہ حجاج بن یوسف ثقفی کے زمانہ میں محمد بن قاسمؒ کے ہاتھوں سندھ پر مستقلاً فاتحانہ قبضہ ہوگیا۔ اس لیے ایک مورخ کے لیے ہندوستان کے ساتھ مسلمانوں کے سیاسی تعلق پر بحث کرتے وقت جنوبی ہند کی تاریخ کو پیش نظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اب تک اس موضوع پر اُردو زبان میں کوئی مفصل کتاب موجود نہیں تھی ہم کو